

سپریم کورٹ رپورٹس (2006) ایس یو پی پی-9 ایس سی آر

میسرز بینارا والولیس لمیٹڈ اور دیگران

بنام۔

کمشنر آف سینٹرل ایکسائز اور دیگر

23 نومبر 2006

(ارتجیت پسیات اور لوکیشور سنگھ پنٹا، جسٹس صاحبان)

مرکزی محصول اینڈ نمک ایکٹ، 1944- دفعہ- 35- ایف- ڈیوٹی اور جرمانے کی پیشگی رقم کا قیام/تقسیم- ڈیوٹی اور جرمانے کی بڑی رقم کا مطالبہ- ٹریبونل کا مطالبہ کردہ ڈیوٹی/جرمانے کا 25 فیصد ادا کرنے کا حکم- ڈیوٹی اور جرمانے کی پیشگی رقم پر روک لگانے کے لیے درخواست- مسٹر د- اپیل، منعقد: ٹیکس تشخیص الیہ پہلے ہی 34 لاکھ روپے جمع کر چکا ہے۔ ٹیکس تشخیص الیہ کی طرف سے اجاگر کردہ مشکلات پر غور کرتے ہوئے، مزید رقم جمع کیے بغیر اپیل کی تشخیص الیہ کی جائے، تاہم ٹیکس تشخیص الیہ کو محصولات کے مفاد کے تحفظ کے لیے سکیورٹی فراہم کرنے کی ہدایت کی گئی۔

عبوری حکم- متعلقہ فورمز کے سامنے معاملات کے زیر التواء نمٹارے پر روک لگانے کے اصولوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

الفاظ اور جملے- اظہار 'غیر ضروری مشکلات'- زیر بحث کا مطلب۔

مرکزی محصول ڈپارٹمنٹ نے پایا کہ اپیل کنندگان (بی اے پی ایل اور بی وی ایل) اس کی فیکٹری سے محصول کے قابل سامان کو خفیہ طور پر ہٹا رہے تھے۔ محکمہ نے بی اے پی ایل کے سلسلے میں 2 کروڑ روپے ڈیوٹی کا مطالبہ کیا اور اتنی ہی رقم کا تاوان بھی عائد کیا۔ محکمہ نے بی وی ایل کے سلسلے میں 24 لاکھ روپے کے مطالبے کی بھی تصدیق کی اور مساوی رقم کا تاوان عائد کیا۔ کئی دیگر افراد پر اضافی سزائیں عائد کی گئیں۔ ناراض اپیل گزاروں نے

ٹریبونل کے سامنے اپیل دائر کی اور مرکزی محصول ایکٹ 1944 کی دفعہ 35-ایف کے مطابق اپیلوں کے نمٹارے تک ڈیوٹی/جرمانے کے مطالبے پر روک لگانے کی درخواست بھی دائر کی۔ ٹریبونل نے اپیل گزاروں کو حکم دیا کہ وہ مانگی گئی ڈیوٹی/جرمانے کا 25 فیصد پہلے سے جمع کرائیں۔ عرضی درخواست پر، عدالت عالیہ نے رقم جمع کرنے کے لیے وقت میں توسیع کی ہدایت کی تاہم، پہلے سے جمع کی روک/تقسیم کی استدعا کو مسترد کر دیا۔ لہذا یہ اپیلیں۔

اپیلوں کو نمٹاتے ہوئے، عدالت

منعقد: 1۔ متعلقہ فورمز کے سامنے معاملات کے زیر التواء نمٹارے سے متعلق معاملات میں، اگرچہ صوابدید دستیاب ہے، اس کا استعمال عدالتی طور پر کیا جانا چاہیے۔ (344-ایچ؛ 345-اے)

سلیگوری میونسپلٹی اور دیگران بنام املندو داس اور دیگر، اے آئی آر (1984) ایس سی 653؛ میسرز ساریاس ٹریڈنگ کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ بنام سیمول اور دیگر، اے آئی آر (1985) ایس سی 61 اور اسٹنٹ کلکٹر آف مرکزی محصول بنام ڈنلوپ انڈیا لمیٹڈ، اے آئی آر (1985) ایس سی 330 پر بھروسہ کیا۔

2۔ یہ سچ ہے کہ محض پہلی نظر میں مقدمہ قائم کرنے پر تحفظ کا عبوری حکم منظور نہیں کیا جانا چاہیے۔ لیکن اگر سرسری نظر میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اٹھائے گئے مطالبے کی کوئی گنجائش نہیں ہے، تو ٹیکس تشخیص الیہ سے مطالبہ کا پورا یا بنیادی حصہ ادا کرنے کا مطالبہ کرنا ناپسندیدہ ہوگا۔ قیام کے لیے درخواستوں کو معمول کے معاملے میں اس حکم سے آنے والے نتائج کی پرواہ کیے بغیر نمٹا نہیں جانا چاہیے جس میں ٹیکس تشخیص الیہ کو مکمل یا مطالبے کا کچھ حصہ جمع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح کے معاملات میں عالمگیر اطلاق کا کوئی قاعدہ نہیں ہو سکتا اور اس میں شامل حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے حکم منظور کرنا پڑتا ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ اس عدالت نے ان اصولوں کی نشاندہی کی ہے جو فورم/اتھارٹی کو ایسا حکم منظور کرنے کا لائسنس نہیں دیتے ہیں جسے انصاف پسندی، قانونی حیثیت اور مفاد عامہ کے کسوٹی پر برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔ جہاں عبوری دادرسی سے انکار عوامی شرارت، سنگین ناقابل تلافی نجی چوٹ کا باعث بن سکتا ہے یا عوامی انتظامیہ کی غیر جانبداری پر شہریوں کے اعتماد کو ہلا سکتا ہے، وہاں عبوری دادرسی دیا جاسکتا ہے۔

3-1۔ مرکزی محصول ایکٹ 1944 کی دفعہ 35 ایف میں استعمال ہونے والے دواہم تاثرات "ایسے شخص کے لیے غیر ضروری مشکلات" اور "محصول کے مفادات کا تحفظ" ہیں۔ (346-سی)

3-2۔ کسی مشکل کو 'نا جائز' ہونے کے لیے یہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ ضرورت کا مشاہدہ کرنے یا اسے انجام دینے کا خاص بوجھ خود ضرورت کی نوعیت کے تناسب سے باہر ہے، اور وہ فائدہ جو درخواست گزار کو اس کی تعمیل سے حاصل ہوگا۔ لفظ "نا جائز" صرف مشکلات سے زائد کچھ جوڑتا ہے۔ اس کا مطلب ہے ضرورت سے زیادہ مشکلات یا حالات کی ضرورت سے زیادہ مشکلات۔ یہ معافی کے لیے درخواست گزار کے خصوصی علم میں آنے والا معاملہ ہے اور اسے اس کے ذریعے قائم کیا جانا چاہیے۔ غیر ضروری مشکلات کے بارے میں محض دعویٰ کافی نہیں ہوگا۔ (346-ڈی۔ جی)

3-3۔ دوسرا پہلو محصول کے مفاد کے تحفظ کے لیے شرط کے نفاذ سے متعلق ہے۔ یہ ایک ایسا پہلو ہے جس پر ٹریبونل کو توجہ دینی ہے۔ یہ ٹریبونل کا کام ہے کہ وہ ایسی شرائط عائد کرے جو محصولات کے مفاد کے تحفظ کے لیے مناسب سمجھی جائیں۔ لہذا، درخواست پر غور کرتے وقت ٹریبونل کو غیر ضروری مشکلات سے متعلق ٹیکس تشخیص الیہ کی طرف سے رکھے جانے والے مواد پر غور کرنا ہوگا اور محصول کے مفاد کے تحفظ کے لیے مطلوبہ شرائط بھی طے کرنی ہوں گی۔ (346-ایچ؛ 347-اے)

ایس واسودیا بنام ریاست کرناٹک اور دیگر، اے آئی آر (1994) ایس سی 923، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

4۔ جس سوال کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ کیا ٹریبونل کی ہدایت کے مطابق جمع کی جانے والی رقم میں کوئی کمی طلب کی جاتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس عدالت کی طرف سے دی گئی ہدایت کے مطابق، اپیل گزاروں نے مقررہ وقت کے اندر 4 لاکھ روپے اور 30 لاکھ روپے ادا کیے ہیں۔ تنازعہ کی نوعیت اور اپیل کنندگان کی طرف سے پیشگی رقم کی تقسیم کے لیے اجاگر کی گئی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے، اپیل کنندہ کو مزید رقم جمع کرنے کی ضرورت کے بغیر اپیلوں کی سماعت کی جائے۔ تاہم، مانگی گئی رقم کے بقایا کے لیے، محصولات کے مفاد کے تحفظ کے لیے، اپیل کنندگان ایسی ضمانت فراہم کریں گے جو ٹریبونل کے ذریعے مقرر کی جائے۔ (347-بی۔ ڈی)

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار فیصلہ: 2006 کی دیوانی اپیل نمبر 5166۔

مورنہ 13.7.2006 الہ آباد میں عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار سی۔ ایم۔ پی۔ ڈبلیو نمبر 1095/2006 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے ساتھ

2006 کا سی۔ اے۔ نمبر 5167۔

اپیل گزاروں کے لیے سشیل کمار جین، پرتیہا جین، پونیت جین اور یو این گوئل۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ارجیت پسیت، جے۔ اجازت دی گئی۔

ان اپیلوں میں اعتراض الہ آباد عدالت عالیہ کی طرف سے منظور کردہ حکم کو ہے جس میں اپیل گزاروں کی طرف سے دائر عرضی درخواستوں کو مسترد کیا گیا تھا جنہوں نے کسٹمز ایکسائز اینڈ سروس ٹیکس اپیلی ٹریبونل ٹریبونل، نئی دہلی (مختصر طور پر 'ٹریبونل') کی طرف سے منظور کردہ حکم کی درستگی پر سوال اٹھاتے ہوئے عرضی درخواستیں دائر کی تھیں جو ٹریبونل کے سامنے اپیلوں کے زیر التواء نمٹارے تک ڈیوٹی اور تاوان کی وصولی پر روک لگانے کے لیے دائر درخواستوں سے متعلق ہیں۔ اپیل گزاروں کے خلاف الزامات کا اثر یہ تھا کہ وہ ڈیوٹی کی ادائیگی کے بغیر خفیہ طور پر محصول کے قابل سامان کو ہٹا رہے تھے اور اپنی فرنٹ ٹریڈنگ فرموں کو تخمینہ/کھر دری تخمینوں کی آڑ میں مرکزی محصول انوائس/بل جمع کیے بغیر، جسے وہ 'ہاؤس' کہتے ہیں اور اس کے نتیجے میں حتمی گاہک کو۔ مال تیار کرنے والے کارخانے اور دیگر متعلقہ اداروں کے احاطے میں تلاشی لی گئی، جن کے ذریعے سامان مبینہ طور پر فروخت کیا گیا تھا۔ تلاشی کے دوران مبینہ طور پر مختلف احاطوں سے مجرمانہ دستاویزات برآمد کی گئیں اور متعلقہ افراد کے بیانات بھی ریکارڈ کیے گئے ہیں۔

مرکزی محصول ایکٹ، 1944 (مختصر طور پر 'ایکٹ')، مرکزی محصول رولز، 1944 (مختصر طور پر 'رولز') اور مرکزی محصول رولز، 2001 (مختصر طور پر 'رولز') کے تحت نوٹس جاری کرنے کے بعد مرکزی محصول کمشنر کانپور نے میسرز بنارا آٹو موٹو پرائیویٹ لمیٹڈ (مختصر طور پر 'بی اے پی ایل') سے 2,05,31,762 روپے کا مطالبہ کیا اور ایکٹ کی دفعہ 11 اے سی کے تحت مساوی رقم کا تاوان عائد کیا گیا۔ مزید برآں، چھ دیگر افراد پر جرمانے عائد کیے گئے۔ کمشنر نے میسرز بینارا والوز لمیٹڈ (مختصر طور پر 'بی وی ایل') کے سلسلے میں 24,24,813 روپے کے مطالبے کی بھی تصدیق کی اور مساوی رقم کا تاوان عائد کیا۔ اس کے علاوہ، 1,00,000 روپے، ہر ایک کو کئی دوسرے افراد پر عائد کیا گیا تھا۔ فیصلے کو اعتراض کرنے والی عرضیوں کو ٹریبونل کے سامنے ترجیح دی گئی۔ ایکٹ کی دفعہ 35 ایف کے مطابق اپیلوں کے نمٹارے تک اٹھائے گئے مطالبات کی وصولی پر روک لگانے کی استدعا کی گئی۔ ٹریبونل نے مندرجہ ذیل ہدایت کی:

"لہذا، ان تمام معاملات کے حقائق اور حالات پر غور کرتے ہوئے، ہم درخواست گزار کو مرکزی محصول ایکٹ کی دفعہ 35 ایف کے تحت آٹھ ہفتوں کے اندر درج ذیل رقم پہلے سے جمع کرنے کی ہدایت کرتے ہیں:

(1) میسرز بی اے پی ایل اور میسرز بی وی ایل کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ ان سے مانگی گئی ڈیوٹی کا پچیس فیصد پہلے سے جمع کرائیں:

(2) دوسرے درخواست دہندگان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ان پر عائد جرمانے کا پچیس فیصد پہلے سے جمع کرائیں۔"

ٹریبونل کے ذریعے منظور کردہ حکم کی درستگی پر سوال اٹھاتے ہوئے عرضی درخواستیں دائر کی گئیں۔ متنازعہ احکامات کے ذریعے، عدالت عالیہ نے ٹریبونل کے حکم کی تعمیل کے لیے وقت میں توسیع کی ہدایت کی۔ تاہم، جمع رقم کی تقسیم کی استدعا کو مسترد کر دیا گیا۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ اٹھائے گئے مطالبات اپیل کے امتحان میں کھڑے نہیں ہوں

گے کیونکہ مسائل کا فیصلہ کرتے وقت درست قانونی اور حقیقت پسندانہ موقف کو مد نظر نہیں رکھا گیا تھا۔ جواب دہندگان کی طرف سے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل مسٹر بی دتہ نے کہا کہ بڑے پیمانے پر ہیرا پھیری اور چوری کا پتہ لگانے کے بعد مطالبات اٹھائے گئے ہیں اور ایسے بے ایمان مینوفیکچررز کو کوئی راحت نہیں دی جانی چاہیے۔ ان کے مطابق نہ تو کوئی اولین مقدمہ قائم ہوا ہے اور نہ ہی ناقابل تلافی نقصان یا سہولت کے توازن کا کوئی معاملہ سامنے آیا ہے۔

متعلقہ فورمز کے سامنے معاملات کے زیر التواء نمٹارے پر روک لگانے سے متعلق اصولوں پر کئی معاملات میں غور کیا گیا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس طرح کے معاملات میں اگرچہ صوابدید دستیاب ہے، لیکن اس کا استعمال عدالتی طور پر کرنا پڑتا ہے۔

سلی گوڑی میونسپلٹی اور دیگر ان بنام املندو داس اور دیگر، اے آئی آر (1984) ایس سی 653 اور میسرز ساریاس ٹریڈنگ کمپنی۔ پرائیویٹ لمیٹڈ بنام ایس سیمول اور دیگر، اے آئی آر (1985) ایس سی 61 اور اسٹنٹ کلکٹر آف سنٹرل ایکسائیز بنام ڈنلوپ انڈیا لمیٹڈ، اے آئی آر (1985) ایس سی 330۔

یہ سچ ہے کہ محض پہلی نظر میں مقدمہ قائم کرنے پر تحفظ کا عبوری حکم منظور نہیں کیا جانا چاہیے۔ لیکن اگر سرسری نظر میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اٹھائے گئے مطالبے کی کوئی گنجائش نہیں ہے، تو ٹیکس تشخیص الیہ سے مطالبہ کا پورا یا بنیادی حصہ ادا کرنے کا مطالبہ کرنا ناپسندیدہ ہوگا۔ قیام کے لیے درخواستوں کو معمول کے معاملے میں اس حکم سے آنے والے نتائج کی پرواہ کیے بغیر نمٹا نہیں جانا چاہیے جس میں ٹیکس تشخیص الیہ کو مطالبہ کا پورا یا کچھ حصہ جمع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح کے معاملات میں عالمگیر اطلاق کا کوئی قاعدہ نہیں ہو سکتا اور اس میں شامل حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے حکم منظور کرنا پڑتا ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ اس عدالت نے ان اصولوں کی نشاندہی کی ہے جو فورم/اتھارٹی کو ایسا حکم منظور کرنے کا لائسنس نہیں دیتے ہیں جسے انصاف پسندی، قانونی حیثیت اور مفاد عامہ کے کسوٹی پر برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔ جہاں عبوری دادرسی سے انکار عوامی شرارت، سنگین ناقابل تلافی نجی چوٹ کا باعث بن سکتا ہے یا عوامی انتظامیہ کی غیر جانبداری پر شہریوں کے اعتماد کو ہلا سکتا ہے، وہاں عبوری دادرسی دیا جاسکتا ہے۔

کسی خاص معاملے میں شامل حقیقت پسندانہ منظر نامے کا تجزیہ کیے بغیر سلی گوڑی میونسپلٹی اور ڈنلوپ انڈیا

کے مقدمات (اوپر) میں فیصلوں کا حوالہ دے کر روک کی درخواستوں کو حادثاتی طور پر نمٹانا ایک بد قسمتی رجحان بن گیا ہے۔

ایکٹ کی دفعہ 35-ایف مندرجہ ذیل ہے:

"35-ایف۔ جمع، زیر التواء اپیل، ڈیوٹی کا مطالبہ یا عائد تاوان۔—

جہاں اس باب کے تحت کسی اپیل میں، جس فیصلے یا حکم کے خلاف اپیل کی گئی ہے اس کا تعلق ان اشیاء کے سلسلے میں مانگی گئی کسی ڈیوٹی سے ہے جو مرکزی محصول اتھارٹیز کے کنٹرول میں نہیں ہیں یا اس ایکٹ کے تحت عائد کسی جرمانے سے ہے، وہ شخص جو اس فیصلے یا حکم کے خلاف اپیل کرنا چاہتا ہے، اپیل زیر التواء، مطالبہ کردہ ڈیوٹی یا عائد تاوان عدالتی اتھارٹی کے پاس جمع کرائے گا:

بشرطیکہ جہاں کسی خاص معاملے میں کمشنر (اپیل) یا اپیلی ٹریبونل کی رائے ہے کہ مانگی گئی ڈیوٹی جمع کرنے یا عائد تاوان سے ایسے شخص کو غیر ضروری مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا، کمشنر (اپیل) یا، جیسا بھی معاملہ ہو، اپیلی ٹریبونل، ایسی ڈپازٹ کو ایسی شرائط کے تابع کر سکتا ہے جو وہ محصول کے مفاد کے تحفظ کے لیے عائد کرنا مناسب سمجھے:

بفقرہ یہ کہ جہاں کمشنر (اپیل) کے سامنے پہلی شق کے تحت مانگی گئی ڈیوٹی جمع کرنے یا عائد تاوان کو ختم کرنے کے لیے درخواست دائر کی جاتی ہے، کمشنر (اپیل)، جہاں ایسا کرنا ممکن ہو، اس طرح کی درخواست کا فیصلہ اس کی اندراج کی تاریخ مزید تیس دن کے اندر کرے گا۔"

دفعات میں استعمال ہونے والے دواہم تاثرات "ایسے شخص کے لیے غیر ضروری مشکلات" اور "محصول کے مفادات کا تحفظ" ہیں۔ لہذا، درخواست سے نمٹنے کے دوران غور و فکر کی دو ضروریات یعنی ناجائز مشکلات کے پہلو پر غور اور محصول کے مفاد کے تحفظ کے لیے شرائط کے نفاذ کو مد نظر رکھنا ہوگا۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ دفعہ 35 (ایف) میں دواہم تاثرات ہیں۔ ان میں سے ایک ہے غیر

ضروری مشکلات۔ یہ معافی کے لیے درخواست گزار کے خصوصی علم میں آنے والا معاملہ ہے اور اسے اس کے ذریعے قائم کیا جانا چاہیے۔ غیر ضروری مشکلات کے بارے میں محض دعویٰ کافی نہیں ہوگا۔ اس عدالت نے ایس واسودیو بنام ریاست کرناٹک اور دیگر۔ اے آئی آر (1994) ایس سی 923) کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ بھارتیہ حالات میں اظہار "غیر مناسب مشکلات" عام طور پر معاشی مشکلات سے متعلق ہے۔ "غیر واجب" جس کا مطلب ہے کوئی ایسی چیز جو عموماً کے طرز عمل سے لائق نہیں ہے، یا اس سے بہت زیادہ غیر متناسب ہے۔ غیر ضروری مشکلات اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب مشکلات حالات کے مطابق نہیں ہوتیں۔

کسی مشکل کو 'نا جائز' ہونے کے لیے یہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ ضرورت کا مشاہدہ کرنے یا اسے انجام دینے کا خاص بوجھ خود ضرورت کی نوعیت کے تناسب سے باہر ہے، اور وہ فائدہ جو درخواست گزار کو اس کی تعمیل سے حاصل ہوگا۔

لفظ "نا جائز" صرف مشکلات سے زائد کچھ جوڑتا ہے۔ اس کا مطلب ہے ضرورت سے زیادہ مشکلات یا حالات کی ضرورت سے زیادہ مشکلات۔

دوسرا پہلو محصول کے مفاد کے تحفظ کے لیے شرط کے نفاذ سے متعلق ہے۔ یہ ایک ایسا پہلو ہے جس پر ٹریبونل کو توجہ دینی ہے۔ یہ ٹریبونل کا کام ہے کہ وہ ایسی شرائط عائد کرے جو محصولات کے مفاد کے تحفظ کے لیے مناسب سمجھی جائیں۔ لہذا، درخواست پر غور کرتے وقت ٹریبونل کو غیر ضروری مشکلات سے متعلق ٹیکس تشخیص الیہ کی طرف سے رکھے جانے والے مواد پر غور کرنا ہوگا اور محصول کے مفاد کے تحفظ کے لیے مطلوبہ شرائط بھی طے کرنی ہوں گی۔

فوری معاملے میں ٹریبونل نے صحیح طور پر مشاہدہ کیا ہے کہ ریکارڈ پر موجود مواد کے حوالے سے حریف موقف کی تفصیل سے جانچ پڑتال کی جانی چاہیے۔

واحد دوسرا سوال جس کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ کیا ٹریبونل کی ہدایت کے مطابق جمع کی جانے والی رقم میں کوئی کمی طلب کی جاتی ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ 18.8.2006 پر اس عدالت کی طرف سے دی گئی ہدایت کے مطابق، اپیل گزاروں نے مقررہ وقت کے اندر 4 لاکھ روپے اور 30 لاکھ روپے ادا کیے ہیں۔ تنازعہ کی نوعیت اور ڈپازٹ کی تقسیم کے خواہاں اپیل گزاروں کی طرف سے اجاگر کردہ مشکلات پر غور کرتے ہوئے، ہم ہدایت دیتے ہیں کہ اگر اپیلیں قانون کے مطابق دیگر نقائص سے پاک ہیں تو اب مزید ڈپازٹ کی ضرورت کے بغیر اپیلیں سنی جائیں گی۔ تاہم، مانگی گئی رقم کے بقایا کے لیے محصولات کے مفاد کے تحفظ کے لیے، اپیل کنندگان ایسی ضمانت فراہم کریں گے جو ٹریبونل کے ذریعے مقرر کی جائے۔

اپیلوں کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیلیں درخواست کی گئی ہیں۔

ڈی جی